مجموعۂ منتخب خیالات نظم و نثر

این اعجوبہ نمای نیرنگ خیال طلسم کشاے اعجاز کمال
جامع صنائع بدیع حاوی مضامین رفیع تسخیر قلوب
راحت روح انیس خلوت ندیم بزم سے یعنی
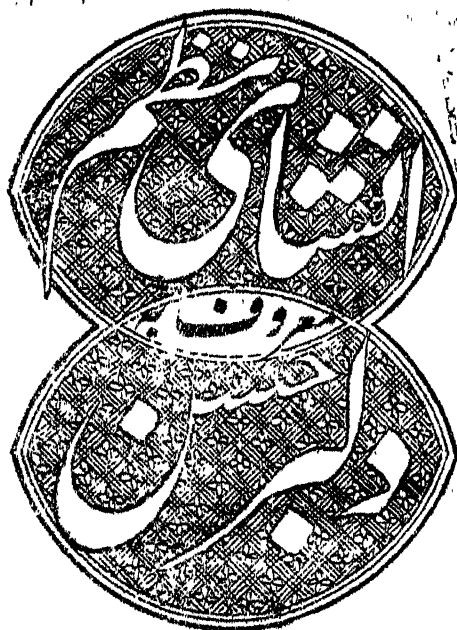
انشائے نظم
معروف بہ
دلبر حسن

تصنیف شریف عالیجناب گردون رکاب فخر شعرای نوکہن میرزا ابو ... صاحب
متخلص بہ مرزا ... سر جنگ لشکر نظام محبوب حیدر آبادی ... شاگرد رشید
ذو الکمال والمواہب منشی کنہیا لال صاحب ... در مطبع انوار محمدی لکھنو

باہتمام حاجی محمد منیع ... صاحب طبع شد

اطلاع - اس کارخانہ میں ہر علم و فن کی کتب فروخت کے لیے موجود ہین بین لحاظ ہر کتاب کے فہرست ہے جن صاحب کو ضرورت ہو شوق سے خرید فرماکر کارخانہ کو ممنون فرمائین خواہ بذریعہ ویلو خواہ نقد قیمت روانہ کرین بفور فرمایش آنے کے تعمیل کیجائیگی -

وفورِ حسن - یہ دیوان اپنا آپ نظیر ہے مصنفہ جناب مرزا داؤد بیگ صاحب **مرزا** اثر حسن پیشکش نظام محبوب سلطنت حیدر آباد - دکن -

تجلیِ حسن - یہ دیوان مبرّا از ترکیبِ فارسی ہے علاوہ اس کے ہر غزل پر اسکی بحر مع چہرہ عروض تحریر ہے - مصنفہ ایضاً -

تکمیلِ حسن - اسکی خوبی بروقت ملاحظہ کے معلوم ہوگی -

گلشنِ تہذیب - مع مرقعِ عشق مصنفہ حضرت تاسف لکھنوی -

بلبل کا جنازہ - اس کتاب مین قابل دیکھنے کے عبارت و مضمون ہے مصنفہ ایضاً -

نہالِ طرب اسمین قصائد نہایت عجیب ہین مصنفہ ایضاً

ناہر وسبھا - یہ اندر سبھا کے ڈھنگ پر نہایت پیاری زبان مین ہے -

گلشنِ ظرافت حصہ اول کتاب اسم باسمی ہے مرتبہ ایضاً حصہ دوم مرتبہ ایضاً -

ہمیشہ بہار - عرف غنچۂ دلکش اسمین ہندی زبان مین ٹھمریان اور عاشقانہ غزلین عمدہ عمدہ ہین -

انشاء دردمند - عرف مکتوب دلپسند یہ انشا بعبارت فسانۂ عجائب بتلازمۂ شطرنج و گنجفہ وغیرہ ہے مصنفہ ایضاً -

نغمۂ حور - اسمین چیدہ چیدہ کلام اساتذۂ لکھنؤ کا درج ہے مرتبہ ایضاً

نغمۂ پری - حصہ اول ایضاً مرتبہ ایضاً -

نغمۂ پری - حصہ دوم ایضاً مرتبہ ایضاً

نغمۂ دلدوز - حصہ اول ایضاً مرتبہ ایضاً

کرشن مالا - پہلا بھاگ اسمین گوپیون کے پریم اور لیلا مین نہایت للت زبان مین درج ہین مصنفہ ایضاً -

کرشن مالا - دوسرا بھاگ - اسمین نہایت مدھر بولی مین ہر بحر شگفتہ مین پد اور غزلین ہین مصنفہ ایضاً -

سلکِ گوہر عرف سروِ جدید یہ رسالہ بھی قابل دید ہے یعنے اردو زبان مین بصنعت غیر منقوط ایک قصۂ عاشقانہ مصنف نے کمال دلچسپی سے تحریر کیا ہے -

بڈھے کی شادی - یہ عجیب مذاق کی کتاب ہے کہ روتا ہوا ہنس دے -

مجموعۂ شگوفۂ مذاق - اسمین غزل مضمون مین درج ہین اور ترکاری نامہ وغیرہ قابل دید ہین -

فرمایش بنام منیجر کارخانہ آنا چاہیے جواب خط کے لیے آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنا بھی ضرور ہے ورنہ قصور بیرنگ معاف -

المشتہر

فدوی منشی نتھولال نائب منیجر کارخانہ بزم تہذیب لکھنؤ یحییٰ گنج -

بعنایات رب متعال بفضل ایزد ذو الجلال

من تصنیف عالیجناب میرزا داؤد بیگ صاحب قمر زا سرجن لشکر نظام محبوب حیدرآباد دکن

اسم تاریخی از حروف معجم

انشای اعظم

۱۳

معروف بہ

دلبر حسن

۱۳۰۳ھ

باہتمام شاعر شیوا بیان عالیجناب منشی گھنو لال صاحب ثاقب لکھنوی

بمطبع انوار محمدی حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
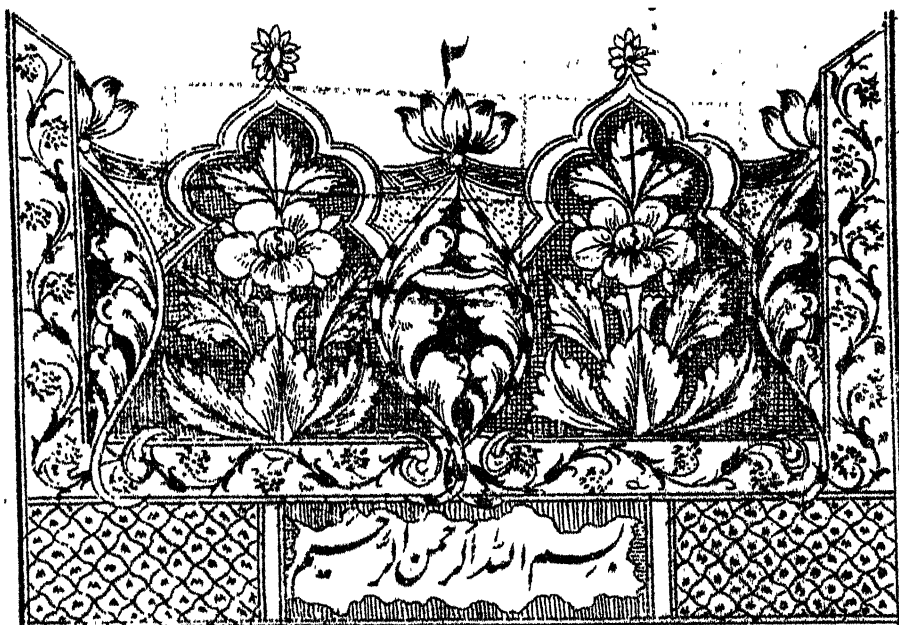
پہلے لکھ حمد کبریا کی قلم — جسنے پیدا کئے وجود و عدم
ارحم الراحمین ہے ذات اسکی — فہم سے ہے بڑی صفات اسکی
نحن اقرب نے دور کی تشکیک — رگ گردن سے بھی ہے وہ نزدیک
بھید اسکا بشر تو کیا سمجھے — نہ ملائک نہ انبیا سمجھے
قادر ذوالجلال ایک وہ ہے — داور بے ہمال ایک وہ ہے
واہب و راحم و حلیم ہے وہ — واجب و عالم و حکیم ہے وہ
دیکے عقل و تمیز انسان کو — کیا ہر دل عزیز انسان کو
مے الفت سے ظرف دلکو بھرا — نور سے چشم حرف دلکو بھرا
اسکی قدرت غرض ہے خوب ہی خوب — کہیں عاشق بنا کہیں محبوب

لال ہے اسجگہ زبان قلم
پھیر مرزا بس اب عنان قلم

نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بیان مجھسے ہو صفاتِ نبی
جسکی قرآن مین ہے صفت لکھی

مالکِ دین ہے وہ شفیعِ اُمم
ہادیٔ دین ہے وہ سپہرِ کرم

صدقے ہوتے ہین اُسپہ ہفت فلک
مدح خوان روز و شب ہین جن و ملک

نہین ممکن کہ بندۂ احقر
اُسکی توصیف کر سکے یکسر

ہین صحابہ بھی اُسکے نیک انام
اُن پہ ہر بار ہے درود و سلام

رونق افزائے دینِ پیغمبر
ہین ابوبکر رہنمائے بشر

حضرت عثمان عمر رضی اللہ
فخرِ اسلام و دین کے پشت پناہ

ہین علی مرتضی حبیبِ خدا
باغِ اسلام کے بہار افزا

مجھ مین یہ طاقت اور تاب کہان
جو کرون اُنکے مرتبے کا بیان

کہ وہ مشکل کشائے عالم ہین
کہ وہ فخرِ پری و آدم ہین

اب زیادہ نہین ہے تابِ کلام
ہے سبھو پر مرا درود و سلام

سببِ تالیف کتاب

ایکدن طبع کچھ مکدر تھی
فکر اپنی کمال ششدر تھی

شیشۂ دل مین غم کا بال آیا
بیٹھے بیٹھے یہی خیال آیا

کہ فضول آجتک گذارے دن
گئے بے سود سب ہمارے دن

زندگی کا کچھ اعتبار نہین
جسم مین جان کا قرار نہین

اسلئے اب وہ چاہیے کرنا
تا رہے چند روز نام بنا

پہلے اوجھن ہوئی کہ کیا کیجے
عرض کس سے یہ مدعا کیجیے

اتنے مین لکھنؤ سے خط آیا
حضرت لکھنؤ لال ثاقب کا

تھا یہ اُسمین اشارتاً مضمون
کر طبیعت سے آپ کی موزون

ایک انشا بنائیے نظم آپ
گل معنی کھلائیے نظم آپ

پر مذاق اُسمین عاشقانہ ہو
بلبل عشق کا ترانہ ہو

جسکو پڑھکر ہر اک پھڑک جائے
حاسدوں کا جگر دھڑک جائے

روزمرہ کا بھی لحاظ رہے
شوق سے اسکو ہر ایک پڑھے

ایسی دلچسپ اُسکی ہو تقریر
ناظرین کے ہو قلب پر تاثیر

طبع ناہید کی بھی بھر آجاے
ابر کیطرح دل اُمنڈ آئے

مین نے خط پڑھ کے یہ جواب لکھا
اے شہنشاہ ملک نظم آیا

مجھ مین یہ طاقت اے جناب کہان
کہان ذرہ اور آفتاب کہان

حسب ارشاد کرتا ہون تعمیل
بادل شاد کرتا ہون تعمیل

الغرض حسب حکم آنحضرت
کیا ترتیب اسے بصد عجلت

جب پسند آیا انتظام اسکا
رکھا انشاے نظم نام اسکا

تین دیوان یعنی دفتر حسن
خنجر حسن اور پیکر حسن

ہو چکے لکھنو مین ہین شایع — وقت اسمین ہون کرچکا ضایع

اور بھی دو رسالے نادر کار — تازگی بخش خاطر بیدار

نذر احباب کر چکا ہون مین — داغ کی شکل ابھر چکا ہون مین

اسمین پاکر اشارۂ استاد — دل سے بولا کہ ہرچہ باد اباد

جی کو مرغوب یہ فسانہ ہوا — فرض اسکا مجھے بتانا ہوا

آرایش وصفت چوک چارکمان رشک مینا بازار بلدہ مینوسواد حیدرآباد دکن

ساقیا کسطرف تو سوتا ہے — رند کی آبرو ڈبوتا ہے

لا صراحی و ساغر و مے کو — دور کر تفرقۂ دل کی ہی ہی کو

اپنی دنیا دلی دکھادے آج — خوب سیر چمن کے ہان چھکادے آج

دور سے آنکھون مین سیر پڑ جائین — چشم فکر رسا کے گڑ جائین

جسطرف دیکھون آنکھ پھیلا کر — جلوۂ طور ہمکو آئے نظر

حیدرآباد درمیان زمین — فی الحقیقت ہے رشک خلد برین

کیا لکھون یان کے شہر کا جز و تقال — جسکا آئینہ دار بدر کمال

گونڈے ہی دولت عشرت [illegible] و قمر — تو بدار و نشیب مہر و قمر

ادنی ادنی ہین جسکے وہ ہیگے غلام — رشک جمشید و زال و رستم و سام

چرخ سے رتبہ مین بھی برتر اوج — نجم کیطرح فوج دریا موج

جسکو اکسیر خلق کہتی ہے — اسکے خاک قدم مین رہتی ہے

اسم عالی سے ہی جہان آگاہ — شاہ محبوب علی آصف جاہ

رہے تا حشر یہ نظام الملک — آسمان جاہ انتظام الملک

مدح دیوان وقار الامرا کی — کس زبان سے کرے بیان کوئی

وہ جو سلطان ہین تو یہ دیوان — وہ ہین پارس تو یہ طلا کی کان

وہ سکندر ہین اور یہ دارا ہین — وہ جو ایما تو یہ اشارا ہین

وہ اگر ہین ہماے فیض و کرم — تو یہ ہین عندلیب باغ ہمم

جان وہ ہین اگر تو یہ ہین تن — وہ اگر ہین بہار یہ ہین چمن

حشم گر وہ ہین تو نظر یہ ہین — وہ جو اجلال ہین تو فر یہ ہین

ہین امیر کبیر رونق عصر — شمس الامرا بہادر اعلی قصر

گل گلزار فیض و ہمت ہین — نیر برج جاہ و حشمت ہین

بحر شوکت کے بے بہا در ہین — مثل رستم بڑے بہادر ہین

وہی خورشید جاہ ہین ذیجاہ — فیض سے جنکے ہے جہان آگاہ

دامت اللہ عمرہ و دولتہ — زادت اللہ شانہ و شوکتہ

کس زبان سے ہو وصف یار الملک — کیا دہان سے ہو وصف یار الملک

داد بخش جہانیان جہان — بہتری خواہ سلطنت ہر آن

اہل ہمت منہ سخا و ہمم
منبع فیض و بحرِ جود و کرم

فرد اقبال مین مثالِ ہوشنگ
عقل سے جنکے ہے ارسطو دنگ

متحیر ہے اُنکے وصف مین راے
بحر کوزے مین کسطرح سے سماے

راجہ راجگان کشن پرشاد
تاب فوج و ذی حشم جواد

جنکے شمشیرِ رعب سے ہر آن
کانپ اُٹھتے ہین غازیان جہان

ہے شجاعت کی چار سو وہ دھاک
جس سے رستم کا بھی جگر ہو چاک

قہر آلودہ انکی ہو جو نگاہ
جلکے ہوجاے کوہ خاک سیاہ

گر امان دے تو آہوِ وحشی
صورت سگ کرے قدمبوسی

نیستان کیطرف جو للکارین
شیر روباہ کیطرح بھاگین

راجہ شیوراج وہ بہادر ہین
دہر موتی کے بے بہا دُر ہین

راجہ مُرلی منوہر اہلِ حشم
صاحبِ حسن خلق و جود و کرم

مہر وہ ہین یہ ماہِ انور ہین
ایک رشتہ کے دونو گوہر ہین

گر وہ انگشتری نگین یہ ہین
وہ جو دامن تو آستین یہ ہین

بنسی راجہ امیرِ باتدبیر
اہل اخلاق و صاحبِ توقیر

فخرِ قوم و سخی و اہلِ کرم
چشمۂ جود و فیض و مہر ہمم

ناظم و ناثر یگانۂ دہر
بخشی فوجِ شاہ و نائی شہر

وصف کی انکے کسکو طاقت ہے
جنکی مداح ساری خلقت ہے

حاکم حکمت و مسیحا دم
لارڈ صاحب بہادر اہل حکم

اوستاد ارسطو و لقمان
رشک بقراط و صاحب یونان

افسر مکتب طبابت ہین
آفتاب سپہر حکمت ہین

نام سے جنکے دفع ہوا امراض
جنکا بھرتا ہے دم ہر اک نباض

جنکے اعجاز بات مین ہے
جنکے قاہر زبان صفات مین ہے

عادل و راحم و فلک رتبت
کامل و عالم و ملک خصلت

تاب و طاقت مین ثانی رستم
جود و بخشش مین رو کش حاتم

یعنے نواب جان نثار امیر
مرد میدان و صاحب شمشیر

سر گروہ فوج ہندوستان
نام سے جنکے ہے فلک لرزان

انتہا کے غریب پرور ہین
بیکسونکی مراد کے گھر ہین

بھول مرزا نے کر دیا موقوف
الغرض با ہمہ صفت موصوف

شہر کی یان کے شان کیا لکھون
چوک کی داستان کیا لکھون

کوچہ کوچہ ہے تختۂ بلور
ہر محل و مکان سے ٹپکے نور

سنگ ہین مثل کہکشان فلک
گرد ہے جسکے آگے شان فلک

ساکن شہر حور و غلمان ہین
غیرت ماہ و مہر تابان ہین

نوبتین ہر جگہ پہ بجتی ہین
رعد کی طرح سے گرجتی ہین

حق تو یون ہے کہ چوک کا بازار
واقعی ہے عجیب ہی گلزار

دونو جانب ہین اسطرح دکان — سلک دندان ہین جیسے زیب دہان

جھاڑ فانوس ہر جگہ روشن — ہر دکان دار عندلیب چمن

فرد سبزے لبری کی گھاتون مین — پھول جھڑتے ہین جنکی باتون مین

صاحب حسن وصاحب اخلاق — ہر بشر اپنے اپنے فن مین طاق

خوشنما ایک سمت صرافہ — سر پہ رنگین دھرے ہر اک صافہ

مشتری کا ہر ایک جا پہ ہجوم — الغرض شاد حاکم و محکوم

کہین صافے سنہرے باندھے ہوئے — مشک پھر بھر کے نوجوان سقے

کرتے ہین آب سرد کا چھڑکاؤ — میلے کی طرح ہر جگہ ہے جماو

چار مینار چار پایۂ عرش — سایہ افگن ہے جیسے سایۂ عرش

چرخ چارم زمین ہے جسکی — کرسی اک شہ نشین ہے جسکی

زیب ہے زیب گر کہون واللہ — کہ مسیحا کی ہے تجلی گاہ

چارون جانب وہ اسکے چار کمان — چار ابروئے مہوشان کی شان

ہر کمان صورت کمان فلک — جیسے قربان عز وشان فلک

سامنے اسکے حوض اک نادر — وصف مین جسکے ہے زبان قاصر

آب نہر فرات کے مانند — بلکہ آب حیات کے مانند

ایک فوارہ ناف حوض روان — جسکا ہر قطرہ گوہر غلطان

گملے ہر سمت خوشنما رنگین — بہر زیبایش وپئے تزئین

پھول اُس مین کھلے وہ خوشبودار — تازہ دل جسکی بو سے ہو بیمار

پھر وہ حلوائیون کی دُکانین — جنکی شیرینی پر فدا جانین

خوانِ نعمت چُنے ہوے ہر جا — پُر ز نقل و امرتی دکھا جا

لبِ شیرین سے بھی کہین خوشتر — ورقِ نقرہ و طلا سب پر

جسکے دیکھے سے بھوک لگ آئے — عُمر بھر ہونٹھ چاٹے گر کھائے

خوانچہ والے خوانچہ کو لئے — ہر قدم پہ ہین یہ صدا دیتے

جو شکر پارے میرے کھائیگا — زندگی کا مزہ وہ پائے گا

ایک جانب تنبولیون کی بہار — پان وہ پان جسپہ جان نثار

تھالیون مین ہر ایک بیڑے لگائے — سب سے کہتے ہین یہ چبائے چبائے

اثر خوبی ہمارے پان مین ہے — یہ گلا اور ہی زبان مین ہے

لیجیے لیجیے قبول بے پس و پیش — برگ سبز است تحفۂ درویش

اک طرف نان بائیون کی دُکان — نقرئی سینیان پُر انوا لوان

کوئی خوشبو سے قاب مملو ہے — کوئی زردے سے قاب مملو ہے

دھرے پرسندے کوفتے ہین کہین — سب کابی قرینے سے ہین چُنین

شیرمالین لذیذ اور خستہ — جسکے ہون ذائقے سے لب بستہ

کہتے ہین نان بائی سب سے کلام — شوق سے نوش کیجیے یہ طعام

[illegible] میوہ والیان طرار — دوش پر چھبڑے کا کلین نمدار

ساریاں باندھے چولیاں پہنے
ہر خریدار سے بعشوہ و ناز
مسکرا مسکرا کے کہتی ہین
کسی جانب کو کنجڑنین کم سن
جو ہر سیب بادۂ جوانی مین
بانکی بانکی ادا غضب کا نکھار
لب نازک سے دیتی ہین یہ صدا
میرے سیب وہی جو کھائیگا
پھول والے صدا لگاتے ہین
کون کرتا ہے یہ گلے کا ہار
کسبیان شعلہ رو پری تمثال
دلستانی کے ڈھنگ مین یکتا
کیا کرون انکی خوبیون کا بیان
غم دنیا ہو جنکی دید سے دور
دوش پر انچلو نکو ڈالے ہوئے
نشۂ حسن و عشق مین سرشار
دست نازک مین چوریان پہنے

دیکھ کر سب کو بانہین اور دہ پہنے
چتونین پھیر کر بصد انداز
دل جو بیچہ تو جان لیتی ہین
کوئل اٹھتی ہوئی شباب کے دن
طاق ہر ایک خوش بیانی مین
ناشپاتی لیے ہوئے اور انار
کون دل دیکے کرتا ہے سودا
ذکر سیب ذقن نہ لائے گا
پھول پھولے نہین سماتے ہین
نقد دل دیکے کون لیگا ہار
شوخ و طرار و اہل حسن جمال
دلربائی کے رنگ مین یکتا
ایک اک غیرت مہ تابان
سر سے پا تک ہر ایک صورت حور
شان سینے کی دیکھے جاسکے
دشمن جان و ہوش و صبر و قرار
گوری گوری کلائی مین گجرے

کان مین بجلی بالے آویزان — مسی آلودہ لب پہ سرخی پان
نورتن گول گول بازو پر — چھاگلین پہنے پاؤن مین پر زر
ناک مین کیل اک مرصع کار — جسپہ صدقے ہو روح باد بہار
سر پہ چھپکے طلائی موتیون کے — آرسی ہیکل گلے مین ڈالے ہوئے
ساریان زیب تن کئے گلنار — چولیان بر مین پہنے بوٹے دار
داہنے بائین ہمنشین دو چار — چست و چالاک اور طبیعت دار
نقرئی خاصدان کوئی رکھے — پھونکی بدھیان کوئی پہنے
کوئی پنکھی لیے ہوئے زر کی — کھل رہی ہے بخندہ پیشانی
اسطرح سے تھی ہمسنون کی بہار — جسطرح گل کے اورگرد ہزار
خوش گلو خوش جمال خوش پوشاک — خوشقد و خوشخیال خوش ادراک
کمسن و ماہ پارہ گلرخسار — غنچہ لب لالہ رو و شمع عذار
الغرض بن سنور کے کمرون پر — ہین نرالی ادا سے جلوہ گر
کوئی جھک جھک کے نیچے دیکھتی ہے — کوئی آنکھین کسی سے سینکتی ہے
کوئی ترچھی نگاہون سے اپنے — کام لیتی ہے تیر و ناوک کے
دیدہ بازی مین کوئی ہے مشغول — کوئی کرتی کسی کو ہے معقول
جگھٹا ہے کہین حسینون کا — کہین مجمع تماشہ بینون کا
ہر طرف نوجوان حسین گلفام — کبک کیطرح سے خرام خرام

اسطرف اسطرف ٹہلتے ہین | دلکو تلوون سے ملتے چلتے ہین
کوئی آنکھین لڑا رہا ہے کھڑا | سسکیان کوئی بھر رہا ہے پڑا
کوئی کرتا ہے شوق کی باتین | کوئی کرتا ہے وصل کی گھاتین
کوئی کہتا ہے تم پہ مرتے ہین | جان قربان اپنی کرتے ہین
ہمبغل کوئی اپنے یار سے ہے | جان بلب کوئی انتظار سے ہے
کوئی گھوڑے کو زیب ران ہو کئے | خادمونکو بعزّ و شان سے لئے
سیر کرنے کو چوک کی ہرسُو | پھر رہا ہے خوشی خوشی ہرسُو
کہین کچھ لیتے دیتے ہین اسوار | ہے کسی جا ہٹو بچو کی پکار
دیکھتا ہے کوئی غنس سے بہار | کوئی گاڑی پہ ہو رہا ہے سوار
ہے کسی جا پہ ہمسنون کا ہجوم | ہے کسی جا پہ بحث علم و علوم
طبع خوش کرنے کو کسی کے کوئی | بیٹھا گاتا ہے غزلین باقی کی
ہین کہین دور دورے سیندھی کے | نے کوئی جھومتا ہے پی پی کے
کوئی کرتا کسی سے ہے تکرار | یہ تو بیٹھا پڑی گی ایک ہی بار
کوئی بیٹھا بجاتا ہے کنجری | کوئی ٹاپ کی گاتا ہے ٹھری
بے سُری کوئی تان لیتا ہے | کوئی لے دار جان لیتا ہے
الغرض روز و شب عجب ہے بہار | میلا رہتا ہے ایک لیل و نہار
سیر جلسہ کا اور وہ تالاب | سیر سے جسکے دل نہو سیراب

پھر وہ تالاب میر عالم کا
جیسے دھوکا ہو آب زمزم کا

پانی ہوتی کی آب سے خوش آب
صاف و شفاف و عمدہ و نایاب

وصف کیا ہو حسین ساگر کا
پاٹ جسکا کہ ہے سمندر سا

لب ساغر وہ باغ میوہ دار
جیسے قربان روح باد بہار

شاخ نخل چمن پر از میوہ
سیر سے جسکی قلب ہو تازہ

کیا بیان ہو فلک نما کی شان
چرخ چارم کا جسپہ ہووے گمان

بخدا جملہ شہر آئینہ سان
گر یہی دیکھے تو ہو حیران

مجھ مین طاقت نہین یہ اصلا ہے
جو بیان کی رقم کرون ہر شے

واقعی یہ عجیب خطہ ہے
باغ رضوان کہو تو زیبا ہے

مشتہر گو ہے مصر کا بازار
خواب مین بھی وہان نہین یہ بہار

نہ یہ رونق وہان نہ یہ جلسے
نہ یہ چہلین وہان نہ یہ نقشے

گر بتفصیل کرون مین حال رقم
ایسے دفتر ہزار ہون پیہم

حیدرآباد بے نظیر رہے
خوش بیان کا جوان و پیر رہے

معذرت بخدمت اہل فطنت

ہر سخن فہم کو یہ ہو معلوم
کہ ہین سب لے اور چھوٹ بحر علوم

بس یہ ہے دست بستہ عرض مری
نہین مجھکو لیاقت علمی

غلطی اسمین جس جگہ پائین — از رہِ لطف عفو فرمائین

کیونکہ انسان ہے خطا سے بھرا — بس خطاؤن کا دیکھنا ہی کیا

سب سے امیدوارِ شفقت ہون — بس سرمائلِ عنایت ہون

یہ بھی معلوم ہو مفصل حال — کہ ہین جو صنعتین کمال محال

اسمین نامے رقم سراسر ہین — صاف اردو زبان اکثر ہین

کہین مکتوب الیہ عاشق ہے — کہین کاتب ہی کے موافق ہے

یار نے یار کو لکھا ہے کہین — اپنے دلدار کو لکھا ہے کہین

سب کا مضمون مختلف ہی لیک — سب جدا خط ہین پر ہین بحر مین ایک

نامہ ازجانب کشتۂ فراق بنام معشوقِ مائلِ نفاق

اے شفا بخش خاطرِ بیمار — اے مرے جان و مال کے مختار

اے مرے دلبر جفا مائل — فلکِ حسن کے مہِ کامل

اے مددگارِ پا فتادۂ عشق — زیب زینت فزائے جادۂ عشق

بیکسونکی مراد کے مخزن — بےبسونکی امید کے معدن

رونق افزائے محفلِ عشاق — سببِ راحتِ دلِ عشاق

ثمرۂ دلنوازی کے متعذر — صدفِ افتخار کے گوہر

بیقرارون کے مایۂ آرام — دلفگارون کے مایۂ آرام

تازگی بخش کشتۂ حسرت
دل کی تسکین جان کی راحت

رسم الفت کے توڑنیوالے
سر شوریدہ پھوڑنے والے

تیر نظارہ مارنے والے
سر پہ عاشق کے وارنیوالے

دل کو بن دل کے پھینکنے والے
دور کی آنچ سینکنے والے

روز و شب دلسے اور صبح و مسا
مانگتا ہون یہ کبریا سے دعا

تم سلامت رہو صدوسی سال
ہو ترقی دولت و اقبال

شوق دیدار کیا کرون مین رقم
کہ قلم تنگ ہے دیدہ پر نم

غیر اسد رنجہ حالت اپنی ہے
دفتر غم حقیقت اپنی ہے

جب سے دیکھا نہین تمھین جانی
کیا کہون جو کہ ہے پریشانی

آنکھین دریا بہایا کرتی ہین
راتدن خون رلایا کرتی ہین

ہڈیان درد توڑا کرتا ہے
ضبط گردن مروڑا کرتا ہے

یاد کاکل بہت ستاتی ہے
تنو بلاؤن مین دل پھنساتی ہے

گال کا جب خیال کرتا ہون
منھ طمانچون سے لال کرتا ہون

جب مین کرتا ہون یاد مژگان کی
دلمین سوئیان چبھوتا ہے کوئی

غش سے فرصت نہین کسی دم ہے
مین ہون تنہائی شب غم ہے

بس خدا کو گواہ کرتا ہون
بیٹھے اٹھتے آہ کرتا ہون

جبکہ اولجھن زیادہ ہوتی ہے ۔ بیکلی خارِ غم چبھوتی ہے
یہ غزل پڑھکے رویا کرتا ہون ۔ مُنھ کو اشکون سے دھویا کرتا ہون

غزل

زلف پر مبتلا ہے کوئی شخص ۔ موردِ صد بلا ہے کوئی شخص
رو رہا ہے کوئی پسِ دیوار ۔ بام پر ہنس رہا ہے کوئی شخص
شوق سے دلمین آئیے میرے ۔ یان نہین دوسرا ہے کوئی شخص
تو نہ بوسہ طلب کرینگے اب ۔ ہمسے کیون اب خفا ہی کوئی شخص
دلمین بیٹھا ہوا ہمارے آج ۔ چٹکیان لے رہا ہے کوئی شخص
کہدے کوئی کسی سے یہ جاکر ۔ آج دم توڑتا ہے کوئی شخص

تحسین مرزا بتاؤ غم مین شریک
کہ کسی کا ہُوا ہے کوئی شخص

جب مین پڑھتا ہون یہ غزل پیارے ۔ لوٹتا ہون مین درد کے مارے
بیقراری کا حال کیا لکھون ۔ آہ وزاری کا حال کیا لکھون
تم سے اُمید یہ نہ تھی اصلا ۔ کہ کروگے یہ مجھ پہ جور وجفا
یہ تمھاری نہین ہے کچھ تقصیر ۔ یہ بھی ہے اپنی خوبیٔ تقدیر
الغرض جو کیا وہ خوب کیا ۔ بخدا اسکا کچھ نہین شکوا
جسطرح ہو پر اب براہِ خُدا ۔ اک نظر مجکو دیجئے شکل دکھا

نیں آنکھوں سے ڈھل رہا ہے صنم
غم کلیجے کو مل رہا ہے صنم

اتقو اللہ رحم کی جا ہے
سانس اوکھڑتی ہے دم نکلتا ہے

دیکھ جاؤ کہ غیر حالت ہے
جا ہے حسرت ہی جا ہے حسرت ہے

جبکہ تنگ آکے ہمنے دیدی جان
کیا تمھین ہوگا فائدہ اُس آن

خبر اس غمزدے کی لیجے جلد
دلکو آزاد غم سے کیجے جلد

ضد کروگے اگر اب آنے مین
اونگلیان اُٹھین گی زمانے مین

لوگ سب بیوفا کہین گے تمھین
بانی صد جفا کہین گے تمہین

دیکھو سمجھاتے ہین کہا مانو
عاشقون کو نہ غیر تم جانو

بے محل ضد خراب ہوتی ہے
باعث اجتناب ہوتی ہے

پہلے لازم ہے سوچ لے انجام
پھر جفاؤن سے ہر جگہ کا کام

جو کہ جاتے ہین دلربائی پر
بیوفائی پہ کج ادائی پر

وہی بدنام عام ہوتے ہین
اپنے ہاتھ اپنی بات کھوتے ہین

ظلم کرنے کو کرتے ہین معشوق
لاکھون الزام دھرتے ہین معشوق

پر وہ عاشق کو دیکھ لیتے ہین
عشق صادق کو دیکھ لیتے ہین

بیخبر اس طرح نہین ہوتے
درگذر اسطرح نہین ہوتے

ظلم بھی کرتے ہین تو لطف کے ساتھ
دل لیے رہتے ہین وہ ہاتھون ہاتھ

گر وہ ابرو کے وار کرتے ہین
لطف بھی بیشمار کرتے ہین

گر لگاتے ہین تیر آداؤن کے ۔ خوش بھی کرتے ہین وہ وفاؤن سے

گر جدائی مین ہین وہ تڑپاتے ۔ شربتِ وصل بھی ہین پلواتے

دلکو لیتے ہین گر وہ دم دیکر ۔ تو تشفّی بھی کرتے ہین اکثر

ہجر مین وہ اگر رولاتے ہین ۔ تو وہ سینے سے بھی لگاتے ہین

گر وہ زلفون مین کرتے ہین محبوس ۔ تو وہ دلسے بھی ہنتے ہین مانوس

عاشقون سے فریب زیب نہین ۔ عشق ہے عشق یہ فریب نہین

لکھدیا جو کہ مجھکو لکھنا تھا ۔ اب یہ کرتا ہون صبح و شام دعا

حق تعالےٰ تمھین ہدایت دے ۔ ہمسے ملنے کی تمکو ہمّت دے

پھلے پھولے تمھارا نخلِ مراد ۔ مور درنج و غم رہین حسّاد

بامِ گردون پہ جب تلک رہے ماہ ۔ رہے سر پر تمھارے ظلِ آلہ

جب تلک خلق ہو صدف مین گہر ۔ ہو ترقی حسن شام و سحر

جب تلک ذکرِ عاشقانہ رہے ۔ بلبلِ عشق کا ترانہ رہے

روز افزون ہو حسنِ عالمتاب ۔ گلِ عارض رہین مثالِ گلاب

دلکو اب اپنے تھام لو مرزا
ضبط و ہمت سے کام لو مرزا

نامہ بنام عاشق از جانب معشوق جنت صفت ملمع بہ طرز نو یک مصرع مہملہ
و یک مصرع بزبان اردو

سالکِ رسم و راہِ درد و الم
زخمیِ تیرِ ناز و کشتۂ غم

والۂ کاکل و دل آوارا
گلِ عارض کے بلبلِ شیدا

مالکِ ملکِ صدمۂ آلام
مخزنِ داغِ ہجرِ گل اندام

اہل دل طرۂ کلاہ و داد
صاحبِ عشق صاحبِ فریاد

ہمدمِ آہِ سرد و مردہ دِل
اے حسینونکے نازکے گھائل

طرحدار و گل مراد و ہوس
یارِ مریم صفت مسیح نفس

السلام السلام اہل مراد
زینت افزاے آفت و افتاد

لکھو احوال درد دل للہ
شغل فریاد ہے کہ نالہ و آہ

موسمِ گل کا معرکہ لکھو
دلپہ گذرا ہو رنج و غم جو جو

حال آوارہ دل کھلا کسطرح
جوشش وحشت یہ پھٹ پڑا کسطرح

سر کا گل کا سودا او دلدار
کسطرح سر پڑا ترے اکبار

او دل اس حال کو سراسر ہم
پہلے سن لیں تمام اے پرغم

کھلا کسطرح دل کا گل اکدم
کسکی تقصیر کسکا ہے یہ ستم

دلکو گلرو کا گر لگا تو ہوا
بیکلی تو رہے گی تمکو سدا

دل علحدہ کرو دعا سر لو
بیٹھے بیٹھے نہ یہ بلا سر لو

دل سمہالو خوا اس کو رو کو
رنج کو ٹالو غم کو دور کرو

ہو گا آرام اس طرح معدوم
رعب حاکم سے جسطرح محکوم

ہوگا ہمرہ گروہِ کودک دھر — تالیان دینگے ساکنانِ شہر
دربدر آوارہ ہر سحر ہرگاہ — صورتِ گردباد ہوگے تباہ
صدمۂ درد و صدمۂ آلام — غم کا آغاز ہجر کا انجام
لمحہ لمحہ گھلا گھلا کر دل — بس چکائیگا گور کی منزل
ہوکر آمادہ محوِ صدمہ و آہ — سب پہ ظاہر کرو نہ الفت و چاہ
وصلِ دلدار کس طرح ہوگا — دل کا جب حال اسطرح ہوگا
ہمکو احوالِ دل لکھو سارا — چاہتے ہو جو غم سے چھٹکارا
آؤ اُؤ مراد کو لاؤ — ہوش پکڑو حواس مین آؤ
تو سراسر کرو گلہ دل کا — ابھی ہوجائے فیصلہ دل کا

والہ کاکل رسا کا مرام
راقم اک دلربائے نیک انجام

نامہ از جانب عاشق بنام معشوق بہ صنعت تحت النقاط یعنے نیچے نقطے آغاز سے انجام تک

اے میرے پیارے اے میرے دلبر — اے مرے مایۂ سرور جگر
اے مرے یار اے مرے دلدار — اے مرے دلکے گلکدہ کی بہار
عطرِ مجموعۂ گلِ اجلال — کوکبِ بیعدیل و ماہِ کمال
مجمعِ جود و مصدرِ آرام — اے مسیحائے پیکرِ آرام

اے مددگار بےکسی تو مجبور
اے پری چہرہ اے سراپا حور

سنی میری صدا ہے پے در پے
لب بام آکہ دل یہ بیکل ہے

مجھکو دیدار سے کرو سیراب
ڈبڈبا آئے دیدۂ پُر آب

رحم کی جا ہے دیکھ او بیدرد
ہو گیا جسم بھی سراپا سرد

پردۂ در کو دور کر للہ
دیکھ لے دیکھ لے ادھر للہ

ہجر ہی چھوڑ دے ارے او یار
مر رہا ہے یہ ہجر کا بیمار

ایک دریا کا دریا اے پیارے
بھر دیا ہے لہو سے رو رو کے

آبلے دلکے میرے پھوڑ دیے
گھر سے آگے پروے چھوڑ دیے

جور و بیداد کی بھی کچھ حد ہے
کس لیے تجھسے ہائے یہ کد ہے

لیلئے دل بھی جگر بھی بھر صید
میری بر لا کسی طرح سے امید

وائے بیدردئی جدائی یار
وائے آرام دور ہی دلدار

سب ہے محو کلام ہے بیدرد
سب ہے رسم پیام ہے بیدرد

تجھسے ہے پردہ حیا حائل
اور سبکے ہے حال پر مائل

جاد بیجا کو پہلے شوخ سمجھ
پھر مجھ آوارہ کو لے ہائے او لجھ

رحم کر بیکسی پہ اب میری
رحم کر بےبسی پہ اب میری

روئے پاک اک جھلک دکھاوے مجھے
اے مسیحا مرے جلادے مجھے

چہرۂ باجمال سے پیارے
دور کر دے حجاب کے پردے

اسی امید پر رکا ہے دم ‏— دل مائل پہ چھا رہا ہے الم
لیک اے وائے مائل بیداد ‏— ایسی دسے مری بھلادی یاد
کہ سلام و پیام دور گیا ‏— جگر و دل کو چور چور کیا
مجھکو برباد اسطرح سے کیا ‏— جسطرح سے بگولۂ صحرا
گرد برد آبرو مری کردی ‏— ہائے بیدردی وائے بیدردی
لکھ چکا حال کہ چکا روداد ‏— رو چکا جی کو ہو چکا برباد
دل بے کس کا ماجرا پڑھ کر ‏— جلد لکھو جواب اے دلبر

اسی داؤد بیگ کا ہے حال
جسکا پیارے کیا ہو دل پامال

نامہ بنام عاشق از جانب معشوق بہ صنعت فوق النقاط یعنی ابتدا سے انتہا تک اوپر نقطے ہین

او غم آگاہ عاشق گم نام ‏— تارک وضع کافر اسلام
اہل آہ و فغان و ملت عشق ‏— واقف و نکتہ دان قلت عشق
مست خمخانۂ عقار (شراب ۱۲) فراق ‏— رند مدہوش مرادف اخلاق
کشتۂ غمزہ ادا و ناز ‏— والہ عارض شرر انداز
قدردان ترانۂ الفت ‏— نوحہ خوان فسانۂ الفت

محو رخسار و عارض روشن | محرم راز عشق و عاشق تن

ہمت عشق روز افزون ہو
حال گردون دون دگرگون ہو

حسرت وصل و شوق نظارا | اور فرقت کا واقعہ سارا
از سر نو سنا تمام و کمال | واہ واہ وہ تمھارا استقلال
شکوۂ ظلم و شکوۂ اعدا | اسکا لازم لحاظ رکھنا تھا
لاکھ آفت کا سامنا ہو مگر | لاکھ ہو و اکا حال نوع دگر
ہمت اصلا نہ توڑنا عمدوست | منھ کو ہرگز نہ موڑنا عمدوست
دل انسان نہ گھبراسان ہو | کار دشوار و مشکل آسان ہو
قدم اٹھا اگر تحمل کا | رشتہ ٹوٹا اگر توکل کا
ہوگا سامان فنا کا شام و سحر | غم و اندوہ ہو گا محو نظر
شغل آہ و فغان کرو موقوف | اور اشک روان کرو موقوف
دشت وحشت کا قصد قطع کرو | آرزون کا قلعہ قمع کرو
اسطرف کا اگر ارادہ ہو | تو ضرور اطلاع ہمکو دو
گو کہ تمکو تو شاق ہو گا مگر | عمدہ ہو گا ادھر نہ آو اگر
لاکھون دشمن ہزارون مرشد دہر | رخنہ انداز و شوخ و مفسد دہر
تاڑ کر محو مدعا تم کو | سنکر آوارہ وہ مرا تمکو

رات دن لاکھ دفعہ آآکر
طعنہ زن ہوگا ہر کس و ناکس
اس سخن کو نہ لغو تم گننا

صورتِ نزد تمکو اُٹھوا کر
شعلہ زن ہوگا ہر کس و ناکس
ورنہ ذلت کا سامنا ہوگا

راقم اک دردآشنا معشوق
شوخ و طرار و خوش ادا معشوق

نامہ از جانب عاشق نالہ کش بنام بُت حور وش بہ صنعت واسع الشفتین یعنی اسکے پڑھنے میں لب وا رہتے ہین

اے گلِ گلستانِ ناز و ادا
اے دلِ ناتوان لطفِ حیات
تسلیِ کشتۂ عذابِ قضا
اے شہنشاہِ کشورِ انصاف
راحتِ روح و دل سرورِ جگر

زینت افزائے گلشنِ اعدا
داغِ تیغ و داغِ آفات
رشکِ خورشید و رشکِ حور لقا
تاجدارِ ریاستِ الطاف
اے فلک شوکت و فرشتہ سیر

یہی خالق سے ہے دعا ہر گاہ
رہو تا حشر چین سے واللہ

شوقِ دیدار کیا کرون تحریر
آنکھوں سے اشک خون کے آتے ہین

لحظہ لحظہ ہے حالِ دل تغیر
ضعف سے ہاتھ تھرتھراتے ہین

لکھوں احوال کیا نقاہت کا
سوکھ کر ہوگیا ہون کانٹا سا

دل لگے کچھ اور ہی ارادے ہین
لایق غور ہی ارادے ہین

ہوک اُٹھتی ہے ہر گھڑی ہر وقت
جان گھٹتی ہے ہر گھڑی ہر وقت

سوزِ فرقت سے سینہ جلتا ہے
جی نکلتا ہے جی نکلتا ہے

شغل گریہ ہے ہر گھڑی ہر آن
ہوش رخصت حواس ہے حیران

اُٹھنے دیتا نہین ہے دردِ جگر
ناتوانی سے اُٹھتے ہین چکر

آنے جانے سے سانس کے ہر آن
روح عاجز ہے جان ہے ہلکان

جانجان جان جانیوالی ہے
اور اجل آج آنیوالی ہے

در و دیوار کاٹے کھاتے ہین
صدمے ہر گھڑی عشق اُٹھاتے ہین

کیا کرون ہای کسطرف جاؤن
کیا کرون ہائے کس سے حال کہون

کوی سُنتا نہین حکایتِ درد
کوی سُنتا نہین روایتِ درد

ایک دل اور آفتین ہین ہزار
کسطرح سے حضور آئے قرار

کہان جا جا کے آہ و نالے کرون
دل یہی چاہتا ہے کچھ کھا لون

روتے روتے ہوا یہ آخرِ کار
سانس کا لینا ہوگیا دشوار

اسطرح سے نہین ستاتے ہین
اسطرح دل نہین دکھاتے ہین

جیتے جی شکل اگر دکھا جاتے
درد سے رنج سے چھٹکارا جاتے

ترک ہے ضد کرو خدا کے لیے
جوڑتے ہاتھ ہو خدا کے لیے

آکے اکر ن گلے لگانا تھا
نظر لطف کیجیے للہ
ورنہ ایجان جان عاشق زار

حال عاشق کا دیکھ جانا تھا
آکے تسکین دیجیے للہ
تن سے ہو جائیگی ضرور فرار

لکھدیا جو کہ لکھنا تھا احوال
آگے ہے اختیار جو ہو خیال

نامہ از طرف والہ گیسو بنام یار پریرو بہ صنعت واصل الشفتین
یعنے اسکا ہر کلمہ لب ملنے سے نکلتا ہے

مہ جبیں و مہر با منظر
مایۂ قلب مبتلائے مراد
معنی میرے مدعاؤں کے

زیب بزم بت پری پیکر
مظہر باب ملک غم آباد
مہربان بر خلاف باتوں کے

السلام السلام مستغرق من
پہلو چھو لو مدام مشفق من

مدعا ہم ہین تمھارے پیارے مین
اب محبت مین مضطر و بیتاب
مست و مدہوش و بیخبر و حزین
بیٹھ کر قرب دلبر مغرور

مٹ گیا پیار من تمھارے مین
مثل باد صبا تباہ و خراب
بلکہ بیجان و بے بصر ہون مین
پھنسا دام بلا مین ہین مجبور

بل پڑے ابروے حسین پر جب — مرگیا مین غریب بے مطلب

مجھسا پُر غم زمانے مین بخدا — مجھسا بیکس ملول و محو بکا

مجھسا مجروح جنبش ابرو — مجھسا اب بے زبان و بے قابو

مجھسا بدبخت و بدنصیب صنم — پاؤگے اب میان عالم کم

آسمان و زمین ملاؤگے — تب بھی تم عمر بھر نہ پاؤگے

چشم بد دور تمسا بھی دلبر — بدگمانون مین ظلم مین بہتر

صاحب جبر و صاحب بیداد — دشمن مدعاے محو مراد

عمر بھر مین صنم تمھاری قسم — ہم بھی پائینگے اب زمانے مین کم

اب بھی تم بیمروتی و ستم — مہربان بس بھلادو یہ کرم

پھر تمھارا بھرے زمانہ تو دم — پھر تمھین اب نباہین سب عمرا

پڑھ کے میرا صنم پیام پسند — بھیجو مجھکو جواب عام پسند

مرزا داؤد بیگ محو کلال
متخلص بہ مرزا بندہ مثال

نامہ از جانب دوست بنام دوست بہ صنعت غیر منقوطہ

مصدر ظلم و روح ملک وداد — رحمدل اور مراد اہل مراد

اہل دل مرد معرکہ آرا — واحد الدہر و ہمسر دارا

مہر و ماہ و کرم ایام اللہ ۔ اہل علم و ہمہ ایام اللہ

رہو مسرور ہر سحر ہر گاہ
دل حاسد ہو محو صد رہ و آہ

لکھو حال ہر اہل علم و کمال ۔ موسم سرد و گرم کا احوال
طرح اسلام اور رسم عوام ۔ داد اور عدل حاکم الاحکام
سلسلہ راہ و رسم کا کھولو ۔ ہمکو ہر ماہ حال دل لکھو
ملک کو حاکم کلام کرو ۔ سہو و آرام کو سلام کرو
عمل سارا لو کلام مرا ۔ کرو ہر دم مطالعہ اس کا

غزل

وہ ہوا دور گر رسا ہو کر ۔ دل ہوا محو مدعا ہو کر
ہوا اسہل الاصول وعدہ وصل ۔ کرو رحم اہل حوصلہ ہو کر
وہ ہوا ہمدم رسوم عدو ۔ دل ہوا مورد آدا ہو کر
صد صد درد و آہ کا ہو گروہ ۔ وہ اگر ہو ہوا ہوا ہو کر
دل ہمارا ہوا عدم کو ہوا ۔ والہ کاکل رسا ہو کر
حوصلہ ہو گلا کا اور کو اور ۔ گر ہو مسدود راہ وا ہو کر
شوق ملک عدم ارادہ ہوا ۔ روح کا ہمدم ہوا ہو کر
ہوا حاصل وصال مہرو کا ۔ طالع ساطع ہوا رسا ہو کر

شفقتِ جیش زینتِ ذی جیش	زینتِ جیش شفقتِ ذی جیش ؎

نامہ از جانب دوست بنام دوست بہ مضمون دریافت حال بزبان حال اردو

اے توجہ نما سے بے پایان	مہربان میرے سید احمد خان
تمپہ سایہ رہے خدا کا مدام	حال معلوم ہو یہ بعدِ سلام
ہے ابھی تک تو سب طرح سے یہان	خیریت ہی کا ہر طرف سامان
آپ لکھیے وہان کی عافیت	تاکہ ہو دل کو میرے تقویت
اور کوئی خبر جو تازہ ہو	اسکی بھی اطلاع بھیجو وو
ابکی بارش وہان ہوئی کیسی	کیفیت اسکی کچھ نہین لکھی
نرخ غلے کا کسطرح پر ہے	کمی بیشی ہے یا برابر ہے
آپ کی ہے مطابق اپنا حال	ہے بدستور سابق اپنا حال
ہان یہ مژدہ ہے قابل تحریر	کیا دکھاتی ہے دیکھیے تقدیر
کچھ تو طالع نے میرے دی ہے امید	کہ ترقی کی لگ رہی ہے امید
لیکن اسمین یہ شرط حائل ہے	یہی اتبک رسل رسائل ہے
کہ تمھین شہر چھوڑنا ہوگا	منھ عزیزون سے موڑنا ہوگا
یعنے سورت مین جانا ہوگا تمھین	یان سے صورت چھپانا ہوگا تمھین

بجواب اسکے مین نے عرض کیا — اے مرے افسر کرم فرما

میرے حق مین کرین جو حکم حضور — ہے سر آنکھون سے وہ مجھے منظور

مجھسے کہتے تھے کل یہ مومن خان — آنیوالا ہے آجکل فرمان

جب مین سعرت وطن سے جاؤنگا — انشاء اللہ وہان بھی آؤن گا

پر کہین ایسا نہ کیجیے گا آپ — کہ جو لکھے جواب خط کا نہ آپ

حال لکھ لکھ کے بھیجتے رہیے — خط برابر سے بھیجے رہیے

اب بجز آرزوے دید احوال — کیا لکھون تمکو اے فرشتہ خصال

اپنے سب دوستون کا خیر سگال
مرزا داود بیگ راقم حال

خط باپ کیطرف سے بیٹے کو

اے مرے نور دیدہ نور بصر — امن و آرام دل سرور جگر

دل کی آسایش آنکھونکے تارے — روح کے چین روح کی پیارے

زاد اللہ عمرہ و دولتہ
مدّ اللہ علمہ و درجتہ

بعد دعوات عمر خضری کے — سب یہان تو ہین امن و راحت سے

تمکو لکھتے ہین ہین پڑھتے جو جو — وہ کیا کرتے ہین دعا تمکو

دو خط آئے تمھارے متواتر — شاد بیحد ہوئی مری خاطر
کھل گیا دل برنگ گل میرا — ہو گیا رنج دور کل میرا
فقرہ فقرہ تھا اُسمین راحت خیز — اور ہر کلمہ تھا سعادت خیز
پڑھ کے مسرور دل کمال ہوا — انتہا کی خوشی کا حال ہوا
اور تو حال سب ہوا معلوم — پر رہا حال امتحان معدوم
تمنے لکھی نہ اسکی کیفیت — کیا رہی امتحان مین صورت
کون کس درجے مین ہے پاس ہوا — کون محظوظ کون اُداس ہوا
کسکے چہرے پہ چھا گئی زردی — کسنے دکھلائی اپنی نامردی
کسکو کس درجے کا ملا نمبر — کسکا اوّل لکھا گیا نمبر
یہ کہو پاس کتنے لڑکے ہوئے — اور بے آس کتنے لڑکے ہوئے
یون تو سب ہی ہین لایق ایک سے ایک — کسکو حاصل ہوا نتیجہ نیک
ساتھ ہی سب کا امتحان ہوا — یا علحدہ سبھون کے درجون کا
اے ستودہ صفات و نیک خصال — لکھو اسکا مجھے مفصل حال
اور لکھو کہ کب تک آؤ گے — شکل کب تک مجھے دکھاؤ گے
امتحان ہو چکا کہ باقی ہے — یا ابھی کام کچھ سا باقی ہے
جب سے تم اسطرف گئے ہو عزیز — کیا کہون حال دل کا ہے جو عزیز
تمکو اللہ کامیاب کرے — دلکو مسرور بے حساب کرے

پاؤ اپنی نتیجہ محنت کا　　سے ملے درجہ زمانے مین اعلی
ہو ترقی تمھین مساو سحر　　ہے رقیم الدعا سلیمان فر

خط فرزند کیطرف سے باپ کو

قبلۂ دین و کعبۂ حاجات　　مصدر بخشش و بزرگ صفات
آفتاب سپہر عز و جلال　　ماہتاب سپہر علم و کمال
سرپرست و مربی عالم　　معدن و قر و گلستان ہمم
منبع لطف و مجمع عظمت　　مخزن فخر و مطلع رفعت

دام اللہ عزہ و حشمتہ
مد اللہ اوج و رفعتہ

بعد صد آرزوے پابوسی　　عرض یہ ہے جناب مین میری
سب امان ہے یہان بفضل خدا　　بہت اچھی طرح سے ہے بندا
آپ کا نامۂ شرف آمود　　جبکہ فرمایا اسے حضور ورود
دل راحت طلب ہوا ممتاز　　سر بسر آپ نے کیا ممتاز
واقعہ امتحان کا کیا لکھون　　حال کس کس کا مین بیان کرون
ایسے معقول تھے سوال و جواب　　سبکے عمدہ رہے سوال و جواب
گوکہ وقت سوال تھی ہلچل　　اپنے درجے مین پر رہا اول
حق سبحانہ کی قدرت سے　　آپ کے جوتیون کی برکت سے

مجھسے صاحب بہت ہوئے محظوظ — اس سے ہر طور سے رہا محفوظ

دی سند پاس ہونیکی مجھکو — انتہا کی ہوئی خوشی مجھکو

سب کا ہفتہ تک امتحان رہا — بعد ازان اور کچھ بیان رہا

پھل دیا آپ کی دعا نے مجھے — سرخرو کردیا خدا نے مجھے

ایسا گذرا امر بخیر انجام — چارسو روپیہ ملا انعام

آپ سبکی دعا کی برکت سے — سب کوئی پیش آیا عزت سے

انشاء اللہ یہ بندۂ احقر — ایک ہفتہ تک آئیگا گھر پر

پھر مفصل کہے گا حال اپنا — وہ سوال انکے اور خیال اپنا

میری جانب سے قبلۂ حاجات — سب سے کہدیجیے گا تسلیمات

اور پرسان حال ہو جو جو — آپ سے کہیے گا واجبات اسکو

خاکساروں کا خاکسار و حقیر
بندہ ذرہ مثال میر وزیر

نامہ نورتن کامل

یعنے اس نامہ مین نو صنعت ہین صنعت بالتصریح نامہاے وطن اور ہویدا ہے

مطلع خلق منبع عظمت — مجمع فیض مطلع عظمت

عیسی خلقت محبت عشق — کل جمعیت محبت عشق

گلشن فیض گلبن حشمت — مطلب قلب گلشن بہجت

[illegible]

جانِ جاناں و جانِ جانِ جہان — جانِ انسان و جانِ حورِ جنان
جانِ ہر اہل جان و جانِ ہزار — جانِ جن و فرشتہ و جاندار
جانِ دلِ دادہ و جگر افگار — جانِ غنچہ دہان و گل رخسار
آبِ ادراک و آبِ وے دل — اے مدِ ذوق و آرزے دل
روحِ دل دادہ و دلِ آوارہ — روح آرام دہ سرور آرا
او دل آزار و زار و انِ ادب — اذن دے اذن دے کہ دل ہو ز اب
محوِ افغانِ دلخراش نہو — وردِ الفت کا راز فاش نہو
ورنہ ہر شخص ہوگا طعنہ زن — اور کہاؤں گا عقل کا دشمن
ہر عدو ہوگا خندہ زن ہر وقت — دونا ہوگا غم و محن ہر وقت
ہمکو لکھو سمجھ کے اسکا جواب — کرہے کیا را اے یار مہر رکاب
سدا رکھوگے گر اسیر مجھے — صیدِ جورِ سپہر پیر مجھے
کیا چلے گا کسی پہ بل میرا — کام کر جائیگی اجل میرا
ہمہ طرار و حاسد و اعدا — عام لوگ اور اہل حرص و ہوا
ہوگا محوِ کلام ہر ہر گاہ — گھر گھر اسکا کلام ہوگا کہ واہ
سلسلہ آہ کا ہوا موہوم — کہ ہوا مورد الم معدوم

صنعت [illegible] — صنعت مقطع — صنعت تنسیق الصفات — صنعت حسن

صنعت رقطا یک حرف منقوطہ و یک حرف مہملہ

قابو پایا نہ ضعف سے من پر	ضمیمہ نامہ نورتن	گیا غمنوش ایک جان سے گذر
یہ تمنائے دید تھی پس پا		ہچکی لیلیکے جان دی تو با
پسۂ فوجِ غم جو چلی آن		غمزدے کی سنا چلی گئی جان
دام مین پھنسکے مہ جبینون کے	صنعت اصل الشفتین	مرگئے مبتلا جمیلون کے
بنا صد موئے سب بدن پھوڑا		مرتے دم بھی مگر نہ منھ موڑا
مرگیا مٹگیا بسائی قبر		باقی چھٹتے نہ پایا دامنِ صبر
ہان سن اے آسمانِ حسن کلام	صنعت جوف النقاط	کہ دل آوارہ مردہ و ناکام
دو دو دل دود نالہ سان ہر دن		ہو رواں اور رواں کہان ہر دن
آو گر آج محسنِ آرام		دور سارا محن ہوا ور آلام

نامہ از جانب عاشق بنام معشوق بقید رباعی

اے انجمنِ حسین کے زینت افزا سرمایۂ جانِ عالم و عالمیان	القاب ولہ	اے خاطرِ عشاق کے راحت افزا اے اہلِ محبت کے محبت افزا
سنئے نہین حال انتظاری ہمسے ہر آپکی خدمتمین یہ ہے عرض حضور	آداب ولہ	دلکی نہ تڑپ نہ بیقراری ہمسے تسلیم ہو تسلیم ہماری ہمسے
ایجان جو لکھون مین اضطرابی اپنی بربادیٔ مجنون کا کوئی نام نہ لے	حال ولہ	یا دردِ جدائی کی خرابی اپنی گر عرض کرون بیخوری و خوابی اپنی

کب تک غم و اندوہ سہون اے صاحب
وارث ہو مرے دلکے تمہین جان کے تمہین
وله
کب تک مین ستم و بلا رہون اے صاحب
تمسے نہ کہون کس سے کہون اے صاحب

ہر شب مین خیال سے ترے خواب مین بھی
بہلاتا ہون یہ پڑھ کے رباعی دلکو
وله
گوشے مین بھی اور محفل ارباب مین بھی
ہشیاری مین اور عالم آب مین بھی

اب آ کے مجھے شکل وہ دکھلائینگے
مرجاؤنگا جب تڑپ کے مین کیا مرزا
وله
کب آ کے مجھے شکل وہ دکھلائین گے
تب آ کے مجھے شکل وہ دکھلائینگے

آؤ کہ مری حالت دل ابتر ہے
ورنہ یہی لکھو کہ نہین آوین گے
وله
اب سانس کا لینا بھی مجھے دوبھر ہے
مرزا یہ لب گور اب اسے دلبر ہے

آئینہ تصوف ترجمہ اردو باقی مصنفہ عالیجناب منشی راجہ محبوب نواز ونت بہادر باقی دام اقبالہ واضح ہو کہ یہ پیرایہ اردو مین نے اسے مفید عام سمجھکر نامزد بہ آئینہ تصوف کیا

کیا حمد کرون تیرا دیا ہے یہ دہان
دلمین کرون کیا یاد کہ تونے ہی دیا
وله
کیا وصف کہون تیری ہی دی ہے یہ زبان
کیا نذر کرون تن بھی تو دی ہے یہ جان

بخشش مین تری جانتا ہون ای غفار
کیا پیش کرام کاتبین تیری پڑے ہے
وله
اس سے نہین مجھکو خطر روز شمار
نامہ ہے گنا ہون سے سیہ مین سیہ کار

مین بزم نہ مین ہوا یلا قی باقی
خمار و خم و خمکدہ سب ہین یہ خراب
وله
شیشہ نہ وانہ جام و ساقی باقی
وحدت کا فقط نشہ ہے باقی باقی

جمعیت دل پھر پریشانی ہے احمق ہے جو جینے پہ مرے دنیا مین	وله	آبادی مری براے ویرانی ہے باقی کو بقا ہے سب جہان فانی ہے
ہشیار ہو اک روز ہے درپیش سفر بوجھا نہ سواری کچھ اسباب نہ مال	وله	ساتھ آئے نہین تیرے برادر نہ پدر بس ہوگا ترا عمل ہی تیرا رہبر
جز آہ کوی سوز مین دمساز نہین افسوس صد افسوس شب غم مرزا	وله	جز نالہ دم نالہ ہم آواز نہین جز دل کے کوی رفیق و جانباز نہین
بے سود ریاضت نہین کرتا ہے بشر گو قول ہے عارفون کا ہون طالب حق	وله	رات آنکھوں مین کرتے نہین بے سود بسر جز تیری رضا مین نہین کچھ چاہتا پر
دنیا کو عاقبت مبارک ہووے عارف کو ہو عرفان کی تمنا ہر وقت	وله	زاہد کو عاقبت مبارک ہووے باقی کو معرفت مبارک ہووے
کرتا ہے وہان سے بہرہ بشر دنیا مین اور کھولتا ہے حسن عمل سے در خلد	وله	کرتا ہے بدی نیکی مگر دنیا مین گو قفل وہان کنجی ہے پر دنیا مین
سیلاب و حباب و موج و دریا ہی وہی وامق عذرا و قیس و لیلے ہے وہی	وله	ساقی و شراب و جام و مینا ہے وہی گل بھی ہی وہی اور تماشا ہی وہی
نقصان بجز کچھ نہین بہبودی ہے دل اپنے سے باز آ کہ جہان کا بازار	وله	سودا کرون کیا ہا کہ بے سودی ہے باطل ہے خیال خواب نابودی ہے
گر دسے نہین عشق خدا اے زاہد	وله	[illegible] کی جے پھر یہ صدا اے زاہد

گر ترک یہ سب مکر و ریا دنیا کے
اللہ باللہ تا کجا اے زاہد

وله

گو ہیچ ہے سب کارِ جہان ہیچ نہ کہہ
پر مطہ ہیچ نہ اسے ہیچدان ہیچ نہ کر
خود ہیچ ہے پر جا ہے جو تو وہ بھی ہے ہیچ
تو کون و مکان مین عیب سے ہان ہیچ کہہ

وله

ہان دیکھ نہ تو حسن و جمال اپنے کو
عارض کو جبین کو خط و خال اپنے کو
گر چشمِ بصیرت ہے تو ای باقی دیکھ
آئینہ مین چہرہ مآل اپنے کو

وله

جس جا سے ہون اس جا پہ مین آیا ای یار
لابد ہی کہ وان جاؤنگا پھر آخرِ کار
مین جانتا ہون پوچھتا کیا ہی مجھ سے
حاصل تحصیل ہے یہ استفسار

وله

ہستی کا وجود اس سے ہے میرا باللہ
جز درگہِ حق کہان ہے ماوا باللہ
عالم کو کہان سے ہے قیام و قوت
لاحول و لاقوت الا باللہ

وله

نے تن نہ رخ و جان و دل و ابرو ہے
نے تاب و توان نہ قوتِ بازو ہے
سب کچھ ہی یہ کچھ نہین جو دیکھو باقی
باقی ہی وہی جس سے کہ وصل اسکو ہے

وله

دائم نہین ہستی ہے یہ دنیا باقی
قائم نہین ہستی کوئی اشیا باقی
فانی ہے جہان اور جہانکا اسباب
باقی اک ذات حق ہے الا باقی

وله

مین کھولتا دفترِ عمل ہون یارب
پر نیکیان کم اور گنہ روزِ افزون اغلب
گو شاہِ دکن کا ہون مین متصدی پر
کرتا نہین چہرہ مونکا جیسا اپنے غضب

وله

ہرچند گناہگار ہون مین یارب
خود کردہ پہ شرمسار ہون مین یارب
تو راحم اور ارحم عالم ہے تو
رحمت سے امیدوار ہون مین یارب

وله

جان جاتے ہی ہوتا ہے یہ غارت تن دیکھ
جز نیک عمل کوئی نہیں جاتا ساتھ
دل ہی ہے خرابی کا اگر چین دیکھ
بیگانہ رہیگا نہ دوست او دشمن دیکھ

وله

باہر ہے مکان سے مکان میرا ترا
قبر کا پیوند خاک کہ وہ سر پہ ہے خاک
بے نام و نشان ہے نشان میرا ترا
کیا دوسرا پردہ ہے درمیان میرا ترا

وله

دنیا مین امیر محتشم گو ہون مین
ہندو ہون مین اور یا کہ مسلمان لیکن
یا وہ کہ جو درویش و گدا گو ہون مین
مین لعنتی ہون تجھسی جدا جو ہون مین

وله

اس جا تو جاؤنگا مین انشاء اللہ
ہو ان سبل سبقت بحر سے رفتہ رفتہ
اس راہ کو جاؤنگا مین انشا اللہ
واصل ہو جاؤنگا مین انشا اللہ

وله

اے ملا اگر ترا ہے علم منقول
گر معرفت حق نہیں رکھتا ہے تو
اوقات کی تجھ سے صرف بحث معقول
یہ علم و فضیلت تری بالکل ہے فضول

وله

ہے سب ہی گہر وحدت و کثرت دیکھو
گو نام و وضع و حیثیت تک ہے جدا
کہتا ہون جو تم سے مثل اسکے گنو
گل ہی سے بنے ہین کوزہ و جام و سبو

وله

اس گھر سے تو لیجانا مبارک ہووے
جانان کو ترے فیض سے پایا ای مرگ
یہ مژدہ مین زنا مبارک ہووے
جان بخشنے کا صلا مبارک ہووے

وله

ہے آصفجاہ باعث جاہ مرا
کر عدل سے دل اسکا تو یارب آگاہ
محبوب علی شاہ دکن شاہ مرا
ہے صرف دعا یہ دل آگاہ مرا

وله

اے مائل ہیچ دی بجز یاد خدا
سب ہیچ سمجھ زمانہ اور ما فیہا

کیا آج کیا تو نے یہان ہے تحصیل
کیا کل کی ہے امید سے حاصل ہوگا

وله

سو ظرف مین ہے پانی کے خورشید کا عکس
اک ٹوٹ گیا ظرف تو جاتا رہا عکس
یہ سمجھا کہ وہ عکس کہان جاتا رہا
یہ جانا وہ اصل ظرف کیا تھا کیا عکس

وله

یہ خلق کی آنکھو نہین وہ خود جلوہ گر
گر یہ کہو آتا نہین کیون مجکو نظر
دیتا ہون جواب اسکا تمھین سمجھو تم
پتلی دیدے مین ہے دیکھی نہین دیدے نے مگر

وله

یہ ہوگا جہان ایکدن غرق فنا
اور طرفہ یہ ہے اس سے فنا ہوگی بقا
اس باقی و فانی سے یہ پھر ہوکہ نہو
حاشا عقل اس سے ہوگی آشنا کیا

وله

باقی ہے نام صورت نام خدا
اے مدعی دیکھ اسکو ادب سے تو ذرا
دھو پہلے زبان کو آب زمزم سے تو
اسوقت مین ہے نام تو اس باقی کا

وله

عاشق استاد کامل باقی ہوا
اس سے یہ عشق حاصل باقی ہوا
تعلیم کی صیقل سے اسی کی افزون
آئینۂ معرفت دل باقی ہوا

وله

کیا لیکے کرون قصر بلند و گلشن
اس منزل بے ثبات مین مین مسکن
احباب تمام اپنے گئے گذرے ہین
وہ کرتے ہین کیا مین کرون کیا خستہ تن

باقی ہندوے عشق بازان ہون مین
خال رخ ایمان مسلمان ہون مین
انکار نہین وحدت حق سے ہے مجھے
کافر نہ گنو مرد خدا دان ہون مین

وله

کی حرف بحرف ہر رباعی اردو
اب فارسی سے زبان پائی اردو
باقی نے کہا فارسی مین ای مرزا
حصہ مین مرے زبان آئی اردو

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب حکیم میر ضامن علیصاحب جلال لکھنوی

چہ خوش جلوہ انشائے نظم / زہے مطبع شدہ سامی رقعات

مصرع سال رقم کرد جلال / کہ چہ نادر چہ گرامی رقعات

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی

فضل خالق سے کیا چھپا نایاب / بہر اہل زمین یہ گلدستہ

منہ سے اشرف کے یہ نکلی تاریخ / زیب بزم سخن یہ گلدستہ

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی گوبند پرشاد صاحب فضا لکھنوی

جو ہین داؤد بیگ اہل مراتب / سخندان و سخنور نکتہ آرا

خدا نے انکو دی وہ طبع موزون / ہے تصنیفات انکی دانش افزا

فصاحت سے ہے کل دیوان مملو / غزل ہر ایک نشتر سے دو بالا

ہوئی یہ نظم انشا ان کی مطبوع / نیا ہے طرز جسکا اور نرالا

فضا لکھ سال عیسوی بے سر آہ / عجب تازہ چھپی منظوم انشا

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب منشی شیو پرشاد صاحب وہبی منیجر مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

عجیب دلکش و نایاب دلبر حسن است / کہ ہست کلمہ بکلمہ کلام حور بہشت

چو محو دل شدہ وہبی بفکر سال شروع / خزانۂ سخن لاجواب کلک نوشت

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب منشی فدا علیصاحب عرف اچھے صاحب عیش لکھنوی

مرزا داؤد بیگ عالی جاہ / اک زمانہ معترف انکا ہے

انکی انشا جو صنعتون مین چھپی / ہر ورق روئے یار رعنا ہے

فکر تاریخ ہے اگر تجھکو / عیش لکھ - دلپذیر انشا ہے

قطعہ تاریخ عالیجناب شاہزادہ مرزا جلال الدین ہمایون بخت بہادر جگر
خلف اشرف معلی القاب مرزا اشرف الدین محمد سکندر بخت بہادر بن
ابو سلطان مرزا محمد طہماسپ شاہ بہادر شاہزادہ دہلی دام اقبالہ
تلمیذ جناب مظہر لکھنوی

دلبر حسن سخن ہے واقعی انشائے نظم
اسکا ہونا جیب خلق کو خوب ہے
از پئے ہنگام ہنگام تلاش سال طبع
ای جگر دل نے کہا کیا خوب ہے کیا خوب ہی

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب منشی نتھو لال صاحب نائب منصرم
کوٹھی عالیجناب گوبند پرشاد صاحب خزانچی سرشتہ بنک لکھنؤ دام اقبالہ

نظم کردہ چہ لاجواب الف
شستہ تر پاکدل الہ پرست
اسم داؤد بیگ آتش پاک
اقتباس میرزا اعلم ہست
نیکدل خوش صفات نیک خصال
نیک اندیش تا زندہ است
آنچنان شعر آبدار نوشت
کہ قلم منشی فلک بشکست
حور و غلمان جن و انس و ملک
ہر یک او را گرفت دست بدست
شور تحسین رسید تا بفلک
ہمچنان خوب و خوشنما مین بست
کوہ کن گر کند نظارہ وے
جان شیرین فدا کند یکدست
شاخ طوبی است مصرع موزون
شعر تر چون صنوبر نورست
راست چون قد گلرخان تذات
دائرہ ہا چو دیدہ حور است
عارفے گر پسند دش چہ عجب
کہ درو گنج ایزدی درج است
ہر کسے بنیدش گل مضمون
زشمیمش بسا بگردد مست
وصف صنعات او چہا گویم
کہ ہمہ ہا پر از صدا و صاف ست
الغرض از خرد چو جستم سال
کمر سعی عقل و ہوشم بست

چون تو ورتن شدم بدست آمد | سال در حرف معجمہ سر دست
بلبل طبع گفت اے تائب | چمنستان درس و تدریس است

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب خواجہ عبد الرؤف صاحب عشرت تلمیذ جناب شاد پیر و میر لکھنوی

نوشت منشی داؤد بیگ مرزا چون | بہ نظم و صنعت دلکش غریب انشاے
سروش غیب بتاریخ طبع او عشرت | بگفت کرد مرتب عجیب انشاے ۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب استادی منشی کھنولال صاحب تائب لکھنوی

صفت میں کیا کروں داؤد بیگ صاحب کی
کہ جو حکیم ہمہ دان کا نسخہ لکھا ہے
کمال نظم کا داؤد بیگ صاحب نے
یہ چشم کا ہی اشارہ کہ نور افزا ہے
ہر ایک نامہ لکھا ہی ہر ایک صنعت مین
کہ جسکے پڑھنے سے ہی آپ مزا آتا ہے
جو دیکھے کشتۂ الفت تو جی اٹھے اکبار
نہ دیکھی ہی نہ سنی ہر بشر یہ کہتا ہی

جو دیکھتا ہی کلام انکا وصف کرتا ہی
ہر ایک بیت ہی بیت الصحت اگر آئین
عجیب لطف سے سان کر دکھایا ہی
سنے نہ کان یہ کان ہی نہیں واللہ
زمین شعر کو گردون صفت بنایا ہی
بجا ہی دلبر حسن اسکا نام بھی رکھا
کہ اسمین کلمۂ اعجاز کلمہ کا ہے
جہان ہی حیدر آباد دکن کے جوک کا حال

تو کیون نہ ہو سیرے اسکی ہر اک کا تازہ دل
تو نامہ چشمۂ آب حیات آسا ہے
زبان کی ہی یہ تمنا کہ بس پڑھا کیجے
کمال دلکش و دلچسپ رسالا ہی
فراق و وصل کا کس لطف سے لکھا ہی حال
جو حق سے پوچھو تو یہ اسم با مسمی ہی
خدا گواہ ہی اس قسم کی کوئی انشا
وہان نہ خوب ہی لطف بیان دکھایا ہے

لکھا یہ روئے بکرما سے سال تائب نے | مریض ہجر کی دار الشفاے زیبا ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب راجہ سری پرشاد بہادر احقر تخلص پسر ارشد عالیجناب معلی القاب راجہ گردھاری پرشاد منشی راجہ بہادر محبوب نواز و نت المتخلص بہ باقی دام اقبالہ و تلمیذ حضرت تائب لکھنوی مدظلہ العالی

مرحبا گفت آفرین گفت اہل دل | وقت سیر خو شلقب انشاے نظم
سال احقر کن رقم از روے داد | نقش اعجاز ادب انشاے نظم

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب شیخ رحیم بخش صاحب غافل لکھنوی حال وارد کلکتہ تلمیذ حضرت تائب لکھنوی

یہ انشا مرزا اچھی لاجواب — بجا ہے کہو معدن حسن و عشق
سر ہوش سے سال غافل بدیہہ — یہ لکھ دو کہ ہے مخزن حسن و عشق

قطعہ تاریخ عالیجناب راے ٹھاکر پرشاد صاحب المتخلص بہ نظم مجوز پیشی دگار ناظم نظم جمعیت سرکار عالی حیدرآباد دکن تلمیذ حضرت تائب لکھنوی

بجا اسکا ہے دلبر حسن نام — یہ والد ہے رونق افزاے نظم
لکھو نظم سحر میں سال اسکا تم — ہے بے مثل و نایاب انشاے نظم

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی رام کشن صاحب آکٹ خلف منشی گنگا پرشاد صاحب مرحوم لکھنوی تلمیذ حضرت تائب لکھنوی

کہاں یہ طاقت کہاں یہ جرات جو وصف اسکا رقم کرون مین
عجب ہین نامے عجیب ہے صنعت غرض کہ ہے گلشن غرائب
سنین ترتیب تجھ مین لکھے ہین راکٹ نے فی البدیہہ
ضمیمہ جنت دبستان عالم کہ باغ منظوم و فیض تائب
۱۳۰۲ فصلی — ۱۳۰۱ — سنہ ۱۸۸۴

قطعہ تاریخ مصنف کتاب ہذا

بعنایات حق جل و علا — این سخن رشک مہ جبین گردد
سال مطبوع کن رقم مرزا — سرمہ چشم ناظرین گردد

۱۳۰۱ ہجری

تمام شد

تقریظ دلپذیر جناب منشی ماتا پرشاد صاحب خلف اشرف عالیجناب دیوان رمن لال صاحب لکھنوی دام اقبالہ

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب سراپائے زیور حسن یعنے دلبر حسن معروف بہ انشائے نظم اسم تاریخی بقید
حروف معجمہ بحسن انتظام مالا کلام زیور طبع سے آراستہ ہو کر سرمۂ چشم ناظرین ہوئی۔ آج تک
اس قسم کی انشا نہ تو استماع مین آئی نہ چشم مشتاق نے دیکھی۔ حق تو یہ ہے کہ مبتدیان
عشق کے لئے سیر تفریح طبع گلستان ہنر ہے۔ باریک بین و نازکخیال کے واسطے
دلچسپی کا گلدستہ پیش نظر ہے۔ اسکی جہان تک ثنا و صفت کیجیے بجا ہے۔
کتاب ہے کہ مرادون کا آئینہ ہے۔ عالی جناب مرزا داود بیگ صاحب کی
تعریف مین زبان قلم لال ہے۔ جو دیکھتا ہے وہ بیساختہ یہی کہتا ہے کہ اسکو کمال
کہتے ہین یہ کمال ہے۔ آنکھون سے دور کرنے سے ضعف بصارت کا ڈر ہے دلسے
چھپا رکھنے مین جان کا خطر ہے۔ کانون کو اسی کے دلچسپ نامے مرغوب
ہین۔ فی الحقیقت جو فقرے ہین وہ خوب ہین۔ دلبر حسن تمام ہے۔ سرمایۂ
آرام ہے ہر کلمہ کلمۂ اعجاز عیسی ہے۔ ہر سطر موتی کی لڑی ہے۔ عاشق مزاجون
کیلئے ہے حسینون کے ناز و ادا کی تصویر ہے۔ حق سبحانہ اس معشوق بے بدل کو
رونق افزاے بزم عالم کرے مصنف کے دل کو خوش و خورم کرے آمین ثم آمین۔

اشعار

الٰہی تا رہے بزم جہان مین نظم کا چرچا
مثال دل رہے ہر اہل دل کے پاس یہ انشا

نگاہون مین بسان سرمہ جا پائے حسینون کے
کھلونا یہ بنے ہر انجمن مین مہ جبینون کے

خریدے نقد دل دیکر ہر اک انسان یہ انشا
سخنور کے ہو محفل مین سخن کی جان یہ انشا

ہر اک نامہ مین ہر پہلو نئی صنعت دکھائی ہے
بلاشک خوب ہی مرزا نے یہ انشا بنائی ہے

پھلے پھولے نہال مدعا اسکے مصنف کا
رہے سرسبز کشت آرزو دائم مرے مولا

اعلان

الحمد للہ والمنہ کہ دریں
ایام فرخ توامان فریب دہ دل اہل
بزم موسومہ انشاے نظم معروف بہ دلبر حسن
کی تصنیف شاعر نازک خیال ناظم شیرین مقال عالیجناب
مرزا داؤد بیگ صاحب المتخلص مرزا سرور حسن لشکر نظام محبوب
سلطنت حیدرآباد دکن خلف عالیجناب مرزا حیات بیگ صاحب
تلمیذ عالیجناب شاعر شیوا بیان ناظم ہمہ دان منشی کھنّو لال تاب
لکھنوی بحسن و خوبی و خوش اسلوبی بماہ اکتوبر ۱۸۹۵ء مطابق ماہ
ربیع الثانی ۱۳۱۳ ہجری میں بار اول طبع ہو کر نقل محفل
عزیز ہر دل ہوئی لہذا تاجران ذی ہمت و سوداگران
اہل فطنت کی خدمت میں عرض ہے کہ کوئی صاحب بلا
اجازت حضرت تاب لکھنوی بارادۂ قصد
طبع نہ فرمائیں ورنہ نقصان اٹھائیں
مصرع بر رسولاں بلاغ باشد و بس

فدوی کھنّو لال تاب
مہتمم کارخانہ بزم تہذیب
لکھنؤ یحییٰ گنج